وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ
وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

دن کا معمول
بمطابق
فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(مختصر)

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ

وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا

دن کا معمول

بمطابق

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(مختصر)

خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم۔ اسلام آباد

نام کتاب دن کا معمول بمطابق فرمان رسول ﷺ۔ (مختصر)

ترتیب و تحریر ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

اہتمام خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد

تعداد 1100

اشاعتِ اول ستمبر 2023 بمطابق ربیع الاول شریف 1445ھ

اللہ کے فضل و کرم سے، انسانی طاقت و بساط کے مطابق کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تصحیح، طباعت اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ اس کتاب میں بہار شریعت سے حوالہ جات لئے گئے ہیں۔ ان شاءاللہ مستقبل میں مزید احتیاط کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے ہماری سعی قبول فرمائے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بلغ العُلیٰ بکمالِہ

کشفَ الدُجی بِجمالِہ

حَسُنَتۡ جمیعُ خِصالِہ

صلُّوا علیہِ وآلِہ

فیضانِ نظر

مجدد العصر، دلیل السہل، خزینۃ الاسرار، وارث النبی المختار

وسیلۃ الطالبین، نقیب المحبوبین، محبوب السالکین، امام

المتقین و صفوۃ العابدین، جلیس الرحمٰن، امام خراسان

حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک نور اللہ مرقدہٗ

نظرِ کرم

غوث الزمان، محبوب امام خراسان، تاج الاولیاء، امام الاتقیاء

زینۃ الاصفیاء طبیب ارواحنا و قلوبنا، سیدی و سندی، مرشدی

و مولائی، وسیلتنا الی اللہ، شیخ المشائخ شیخ الطریقہ

حضرت میاں محمد السیفی الحنفی اطال اللہ حیاتہ

فہرست

پیش لفظ

دین اللہ اور بندے کے درمیان تعلق کا نام ہے، یہ بندے کے لیے سراسر بھلائی ہی بھلائی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ :إن الدین النصیحة[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : یقیناً دین خیر خواہی (بھلائی) ہے۔

یہ بندے کی سلامتی کا راستہ ہے، اسی ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ[2]

ترجمہ: بیشک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

ہر نبی کا دین اسلام ہی تھا لہٰذا اسلام کے سوا کوئی اور دین بارگاہِ الٰہی عزوجل میں مقبول نہیں۔ آپ ﷺ پر آکر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا اور دین مکمل ہو گیا۔ یوں دین اسلام کو قیامت تک کے آنیوالے بنی نوع انسان کیلئے بطور دین منتخب کر لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا "اور آج ہم نے تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور دین اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کر لیا"

اسلام کے بارے میں حضور ﷺ فرماتے ہیں،

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ أَلَا تَغْزُو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ[3]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے کہا: میں نے

---

[1] سنن ابو داؤد، كِتَاب الْأَدَبِ، باب فِي النَّصِيحَةِ، رقم: 4944

[2] سورۃ آل عمران، 3: 19

[3] سنن نسائی، كِتَابُ الْإِيمَانِ وَشَرَائِعِهِ، عَلَى كَمْ بُنِيَ الْإِسْلَامُ، رقم: 5004

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں: گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے سوا کے کوئی معبود نہیں (اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالی کے رسول ہیں۔) نماز پابندی کے ساتھ پڑھنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے جو تمام شعبہ زندگی پر محیط ہے۔ دین اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ یہ دینی اور دنیوی تعلیمات کا مجموعہ ہے۔ اسلام جہاں ہمیں نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور دیگر عبادات کے حوالے سے رہنمائی فراہم کرتا ہے وہیں سیاست، معاشرت، معاشیات، اخلاقیات اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں بھی بھرپور تعلیمات عطا کرتا ہے۔ عبادات کے علاوہ باقی سارے دن کے معمولات کو بجالانے کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ زندگی کے تمام امور و معاملات میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مکمل اطاعت ہی دین ہے، سلامتی اور بھلائی کا راستہ ہے، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ[4]

ترجمہ: جس نے رسول ﷺ کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اَقدس اُمتِ مسلمہ کے ایمان کا مرکز و محور اور اَساسِ حقیقی ہے۔ اس لیے کریم آقا ﷺ کی ذات مقدسہ کو اپنی جملہ عقیدتوں، محبتوں اور اطاعت کا مرکز و محور بنانا ایمان کی کاملیت اور بارگاہ الہی میں مقبولیت کے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے۔

وَأَطِيعُواْ اللّٰهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ[5]

ترجمہ: اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔

---

[4] النساء، 4: 80

[5] المائدۃ، 5: 92

اب جو عمل رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں ہو وہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اتباع رسول ہی عین عبادت ہے بلکہ عبادت عبادت بنتی ہی تب ہے جب اس میں جذبۂ محبت کے ساتھ اطاعت نبی کریم ﷺ کی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ[6]

ترجمہ: جس نے رسول ﷺ کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا۔

لہذا بندگی کا تقاضہ یہ ہے کہ زندگی کے ہر لمحے، ہر پہلو، ہر عمل، ہر قول اور ہر فعل میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور اطاعت کی جائے۔ بالعموم تمام لوگوں کیلئے اور بالخصوص سالکین کیلئے زندگی کے ہر لمحے، ہر پہلو، ہر عمل، ہر قول اور ہر فعل میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور اطاعت لازم ہے۔

اللہ عزوجل کے فضل، حضور رحمت عالم ﷺ کی رحمت، مرشد کریم کی نظر عنایت اور نسبت کے طفیل انسان کے صبح بیدار ہونے سے رات سونے تک کے معمولات کا مسنون طریقہ اس مختصر کتابچے میں مرتب کیا گیا ہے۔ سالکین، طلباء نیز ہر مسلمان کیلئے یہ کتابچہ بہت ہی زیادہ اہمیت کا حامل ہے مزید تفصیل اور حوالہ جات کیلئے ہمارے ادارے کی تصنیف "دن کا معمول بمطابق فرمان رسول ﷺ" دیکھئے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرما کر ہمارے لیے توشہ آخرت بنائے اور ہم سب کو پڑھ کر ان فرامین پر عمل کرنے والا بنائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رحمت سے سنت نبوی ﷺ پر اخلاص کے ساتھ قائم رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم
سیکٹر E-16، ترنول، اسلام آباد

---

[6] النساء، 4: 80

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی، بے شک تو ہی تعریف اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو ہی تعریف اور بزرگی والا ہے۔

دن کا معمول (جاگنے سے سونے تک) بمطابق فرمان رسول ﷺ

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کا مسنون طریقہ

رسول اللہ ﷺ جب صبح کو اٹھتے تو اپنے ہاتھوں سے اپنے چہرے کو ملتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ[7]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اس کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

صبح کی مسنون دعا

صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ سورت یٰس اور یہ دعا پڑھتے تھے:

أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ[8]

ترجمہ: ہم نے فطرتِ اسلام، کلمہ اخلاص، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم جو کہ یکسو تھے، مشرکین میں سے نہیں تھے، کی ملت پر صبح کی۔

طہارت حاصل کرنے کا مسنون طریقہ

رسول ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو اپنے جوتے پہن لیتے اور سر کو ڈھانپ لیتے اور انگوٹھی اتار لیتے (کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا) اور بائیں قدم کو مقدم کرتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ[9]

ترجمہ: اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جنیوں کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

---

[7] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب باسماء اللہ تعالیٰ والاستعاذۃ بہا، رقم: 7394

[8] السنن الکبری، باب عمل الیوم واللیلۃ، ذکر ما یجیر من الجن والشیطان، رقم: 9829

[9] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء، رقم: 6322

حضور ﷺ اپنا کپڑا (شرمگاہ سے اس وقت تک) نہ اٹھاتے جب تک کہ زمین سے قریب نہ ہو جاتے تھے اور استنجاء کرتے وقت آپ قبلہ کی طرف نہ منہ کرتے اور نہ ہی پیٹھ کرتے تھے۔

اور آپ بیٹھ کر بائیں پاؤں پر سہارا دے کر اور دائیں کو کھڑا رکھ کر پانی اور تین ڈھیلوں سے بائیں ہاتھ سے استنجاء کرتے تھے۔ اور آپ استنجاء کرتے وقت پانی کا بھی استعمال کرتے اور کوئی بات بھی نہ کرتے اور پیشاب کی چھینٹوں سے بچتے اور استبرا کرتے تھے۔

استنجاء کرنے کے بعد آپ اپنے ہاتھ کو دھوتے اور جب آپ بیت الخلاء سے نکلتے تو دائیں پاؤں کو پہلے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَذْھَبَ عَنِّی الْأَذٰی وَعَافَانِی[10]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے عافیت دی۔

حضور ﷺ کے وضو فرمانے کا طریقہ

حضور ﷺ جب وضو کرتے تو سب سے پہلے بسم اللہ پڑھتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے اور انگلیوں میں خلال کرتے پھر مسواک کرتے پھر تین مرتبہ دائیں ہاتھ سے کلی کرتے اور ناک صاف کرتے، پھر بائیں ہاتھ سے ناک کو جھاڑتے پھر تین مرتبہ چہرہ دھوتے اور ہاتھ سے پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ریش مبارک اندرونی حصے میں پہنچاتے اور اس سے ریش مبارک میں خلال کرتے پھر دایاں ہاتھ کہنی تک دھوتے، پھر بایاں ہاتھ کہنی تک دھوتے تین تین مرتبہ، اس کے بعد اپنے سر کا مسح کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے جاتے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لاتے یعنی سر کے شروع سے ابتدا کرتے پھر پیچھے لے کر جاتے اپنی گدی (گردن کا پچھلا حصہ) تک

[10] سنن ابن ماجة، کتاب الطهارة وسننها. بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، رقم: 301

پھر لوٹا کر وہیں تک لاتے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر شہادت کی دونوں انگلیوں کو اپنے دونوں کانوں میں داخل کرتے اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے اپنے دونوں کانوں کے اوپری حصہ کا مسح کرتے اور شہادت کی دونوں انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح کرتے۔ اور تین مرتبہ داہنا پاؤں دھوتے، پھر تین مرتبہ بایاں پاؤں دھوتے اور ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کو (یعنی ان کے درمیانی حصوں کو) ملتے تھے۔

اور جب حضور ﷺ نے موزے پہنے ہوئے ہوتے تو آپ ان پر مسح کرتے۔

وضو مکمل کرنے کے بعد حضور ﷺ کپڑے سے اپنا بدن پونچھتے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ[11]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنادے۔

اور دو رکعت تحیۃ الوضو کے ادا کرتے۔

---

[11] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب مایقال بعد الوضوء: 55

غسل کا مسنون طریقہ

جب حضور ﷺ غسل کا ارادہ فرماتے تو قبلہ کی جانب نہ منہ کرتے اور نہ ہی پیٹھ کرتے اور ہاتھ دھوتے، پھر استنجاء کرتے پھر نماز کا ساوُضو کرتے، پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے، پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔

روزمرہ کے معمولات کا مسنون طریقہ

ناخن تراشنا:

رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن ناخن تراشتے اور داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرتے اور (داہنے ہاتھ کی) چھنگلی تک جاتے، پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے (بائیں ہاتھ کے) انگوٹھے تک جاتے اور (اس کے بعد) داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرتے۔

بال سنوارنا:

رسول اللہ ﷺ بالوں کے درمیان سے مانگ نکالتے اور آپ کے بال مبارک آپ کے مبارک کانوں کے درمیان تک آتے تھے۔ اور آپ سفید بالوں پر خضاب لگانے کو پسند کرتے لیکن کالے رنگ کو ناپسند گردانتے۔ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک ایک مشت تھی اور آپ ﷺ مونچھوں کو پست کرتے تھے۔

سرمہ لگانا، خوشبو استعمال کرنا اور آئینہ دیکھنا:

حضور ﷺ اثمد (ایک پتھر کی قسم) سرمہ استعمال فرماتے اور ہر آنکھ میں تین سلائیاں لگاتے تھے۔ حضور ﷺ مردوں والی خوشبوئیں لگایا کرتے تھے، کستوری اور عنبر۔ رسول اللہ ﷺ (آئینہ دیکھتے وقت) یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ کَمَا أَحْسَنْتَ خَلْقِی فَحَسِّنْ خُلُقِی[12]

ترجمہ: اے اللہ! جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، میری سیرت بھی اچھی کر دے۔

کپڑے پہننا:

رسول اللہ ﷺ جب کپڑے پہنتے تو دائیں جانب سے ابتداء کرتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی کَسَانِی ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّۃٍ[13]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری کسی کوشش و قوت کے مجھے یہ رزق عنایت فرمایا۔

اور جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام (جیسے قمیض، امامہ یا چادر) لیتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ أَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ[14]

---

[12] جمع الزوائد و منبع الفوائد: 10/173 باب الأدعیة المأثورة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ط: مکتبة القدسی القاھرة

[13] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب اللباس: 4023

[14] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب اللباس، باب ما یقول إذا لبس ثوبا جدیدا: 1767

ترجمہ: یااللہ! تیرے لیے ہی تعریفیں ہیں تو نے ہی یہ مجھے پہنایا ہے، میں اس کپڑے کی خیر تجھ سے مانگتا ہوں اور اس کپڑے کے ان مقاصد کی خیر بھی تجھ سے مانگتا ہوں جن کیلئے یہ بنایا گیا ہے، اور میں اس کپڑے کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے بھی پناہ چاہتا ہوں جس کیلئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے۔

آپ سفید کپڑے کو زیادہ پسند فرماتے اور آپ کے بازو کی آستین کلائی (پہنچوں) تک ہوتی تھی اور آپ کی ازار دونوں پنڈلیوں کے درمیان تک ہوتی تھی اور آپ کے پاس ایک چادر بھی ہوتی تھی اور کپڑوں پر تکبر کرنا آپ کو سخت ناپسند تھا۔

آپ ﷺ ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے اس طرح کہ عمامے کا کپڑا آپ کے کاندھوں کے درمیان لٹکا ہوتا۔ آپ ﷺ نے سفید عمامے کے استعمال کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔

جوتے پہننا:

رسول اللہ ﷺ جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنتے جبکہ اتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اتارتے تھے اور صرف ایک جوتا پہن کر نہیں چلتے تھے۔

حضور ﷺ کے کھانے اور پینے کا انداز

رسول اللہ ﷺ کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے پھر تین انگلیوں سے اور دائیں ہاتھ سے سب کے ساتھ مل کر اپنے سامنے سے کھاتے اور برتن کے درمیان میں سے نہ کھاتے اور کھانے میں عیب نہ نکالتے اور کھاتے وقت ٹیک بھی نہیں لگاتے تھے۔

کھانا کھانے کے بعد آپ اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو چاٹتے اور برتن کو صاف کرتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ [15]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

---

[15] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب ما یقول اذا فرغ من الطعام، 3457

اور حضور ﷺ اس وقت اٹھتے جب دستر خوان اٹھالیا جاتا پھر یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، رَبَّنَا[16]

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت ہے اس حال میں کہ اس کی ذات کسی کی محتاج نہیں اور نہ ہی اس کو چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ اس سے بے نیازی برتی جا سکتی ہے، اے ہمارے رب۔

اور جب کسی کی دعوت پر کھانا کھاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي[17]

ترجمہ: اے اللہ، اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا جس نے مجھے پلایا۔

حضور ﷺ پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے پھر بیٹھ کر دائیں ہاتھ سے تین سانس میں پیتے اور پیتے وقت برتن میں سانس نہ لیتے اور نہ ہی پیالہ کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پیتے۔ اور پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

گھر میں داخل اور باہر نکلنے کا مسنون طریقہ

گھر سے نکلتے وقت رسول اللہ ﷺ بائیاں قدم پہلے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ[18]

ترجمہ: اللہ کے نام سے میں نے اس پر بھروسہ کیا، گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

---

[16] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأطعمة، باب ما یقول إذا فرغ من طعامه: 5458

[17] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الأشربة، باب إکرام الضیف وفضل إیثاره

[18] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما یقول إذا خرج من بیته: 3426

جب رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو پہلے دایاں قدم رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا[19]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ (ہمارا) آنا خیر کا ہو اور نکلنا (بھی) خیر کا ہو۔ اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام سے باہر نکلے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے توکل کیا۔

پھر گھر والوں کو سلام کرتے۔

مسجد آنے اور جانے کا سنت طریقہ

رسول اللہ ﷺ گھر سے وضو کر کے مسجد کیلئے نکلتے اور مسجد جاتے وقت یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَأَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ وَأَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا[20]

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں نور (ایمان) پیدا کر دے، میرے زبان میں نور پیدا کر دے، میری سماعت (کانوں) میں نور پیدا کر دے، میری بصارت (آنکھوں) میں نور پیدا کر دے، میرے پیچھے نور پیدا کر دے، میرے سامنے نور پیدا کر دے، میرے اوپر اور نیچے نور پیدا کر دے۔ اے اللہ! میرے لیے نور میں اضافہ کر دے۔

اور مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ[21]

ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

---

[19] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول الرجل إذا دخل بيته: 5096

[20] اخرجه المسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه: 763

[21] اخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد: 773

اور دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرتے۔اور حضور ﷺ کوئی بودار چیز کھا کر یا لے کر مسجد میں نہ آتے اور مسجد میں خرید و فروخت، دنیاوی باتیں، گمشدہ چیز کا اعلان کرنے سے منع کرتے تھے۔اور مسجد کو پاک وصاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیتے اور پہلی صف میں بیٹھنے کو محبوب گردانتے تھے۔

اور جب رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکلتے تو بایاں پاؤں پہلے باہر نکالتے اور یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ[22]

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر جاتا ہوں، اور رسول اللہ پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، اور اپنے فضل کے دروازے مجھ پر کھول دے۔

اذان اور اقامت کا مسنون طریقہ

رسول اللہ ﷺ اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ مؤذن باوضو ہو کر بلند آواز سے کھڑے ہو کر قبلہ رُو اذان دے اور اذان کے ہر جملہ کو دو مرتبہ اور ٹھہر ٹھہر کر جبکہ اقامت جلدی جلدی کہے۔اذان ان الفاظ کے ساتھ کہی جائے:

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ[23]

اور حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہتے وقت گردن (جسم کو نہیں) دائیں جانب اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر گردن کو بائیں جانب موڑنا اور فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ دو مرتبہ بھی کہا جائے۔

---

[22] اخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد: 771

[23] اخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الأذان والسنة فيها، باب الترجيع في الأذان: 708

اذان اور اقامت کا جواب دینا، یعنی موذن کے ہر جملہ کو دہرانا، البتہ حَیَّ عَلَی الصَّلاَۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلاَحِ کے جواب میں لاَحَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ کہنا، اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلاَۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰہُ وَاَدَامَهَا کہنا۔

مؤذن کی اس شہادت أَشْهَدُ اَنَّ محمداً رسولُ الله سنتے وقت اپنی انگلیوں کے پوروں کو چوم کر اسے اپنی آنکھوں پر پھیرنا چاہیے۔ اور اذان کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ[24]

ترجمہ: اے اللہ اس دعائے تام اور نماز برپا ہونے والی کے مالک تو ہمارے سردار محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے (اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما) بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

جو شخص اذان کہے وہی اقامت کہے۔

رسول اللہ ﷺ کا نماز ادا کرنے کا انداز

رسول اللہ ﷺ نماز کیلئے قبلہ رو ہو کر مصلیٰ پر کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے پھر ثناء پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَاۤ اِلٰهَ غَيْرُكَ[25]

ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے اور سب تعریف تیرے لیے ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے، اور تیرے علاوہ کوئی مستحق عبادت نہیں۔

---

[24] اخرجه المسلم فی الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الإمساك عن الإغارۃ علی قوم فی دار الكفر: 384/ 778

[25] سنن ابن ماجة، کتاب إقامة الصلاۃ والسنة فیها: 804

پھر تعوذ اور تسمیہ پڑھتے پھر سورۃ فاتحہ پڑھ کر آمین آہستہ آواز سے کہتے پھر اس کے ساتھ کوئی سورت ملاتے پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرتے اور رکوع میں یہ تسبیحات سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین مرتبہ پڑھتے اور رکوع کے وقت نہ سر کو بلند رکھتے تھے اور نہ ہی جھکاتے تھے بلکہ درمیان میں رکھتے تھے۔ اور جب رکوع سے اپنے سر کو اٹھاتے تھے تو سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو اس کے بعد اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرتے اور سجدہ میں یہ تسبیحات سُبْحَانَ رَبِّیَ الأَعْلَی تین مرتبہ پڑھتے جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تو (دوسرا) سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ سیدھے بیٹھ جاتے۔ اور ہر دو رکعتوں میں تشہد کہتے:

التَّحِیاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیبَاتُ السَّلَامُ عَلَیکَ أیھَا النَّبِی وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہُ السَّلَامُ عَلَینَا وَعَلَی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِینَ أَشْھَدُ أَنْ لَآ إِلَہَ إِلاَّ اللہُ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ[26]

ترجمہ: تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کے لیے ہیں سلام حضور پر، اے نبی ﷺ! اللہ کی رحمت اور برکتیں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں حضرت محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

اور آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود ابراہیمی پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَّعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلَی آلِ إِبْرَاھِیمَ إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَی مُحَمَّدٍ وَّعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلَی آلِ إِبْرَاھِیمَ إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ[27]

---

[26] سنن نسائی، کتاب التطبیق، کیف التشھد الأول: 1171

[27] صحیح المسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشھد: 838

ترجمہ: اے اللہ! محمد اور محمد کی آل پر رحمت فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر رحمت فرمائی، بلاشبہ تو سزاوار حمد، عظمتوں والا ہے۔ اے اللہ! محمد پر اور محمد کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی، بلاشبہ تو سزاوار حمد ہے، عظمتوں والا ہے۔

پھر کوئی دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہتے ہوئے سلام پھیرتے۔

تشہد میں آپ ﷺ اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے اور شیطان کی طرح سیرین پر بیٹھنے سے روکتے تھے اور آدمی کو اپنی کہنیاں درندے کی طرح بچھانے سے منع فرماتے تھے۔ اور سارے ارکان میں تعدیل ارکان کا حکم دیتے تھے۔

نماز کے بعد کی مسنون دعائیں اور اذکار

نماز پڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [28]

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحب رفعت و برکت ہے، اے جلال والے اور عزت بخشنے والے۔

اور تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہتے اور ان تسبیحات کا شمار اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر کرتے تھے۔

---

[28] صحیح المسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ: 591/135

پھر قبلہ رو ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے اٹھا کر (اس طرح کہ دونوں ہتھیلیوں کا باطن منہ کی طرف ہوتا) یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ[29]

ترجمہ: اے اللہ! بزدلی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے ذلیل حصے (بڑھاپے) میں پہنچا دیا جاؤں اور تیری پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

دعا مانگنے کے بعد ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے۔

نوٹ: دعا میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھی بھیجنا چاہیے۔

لوگوں سے ملاقات اور معاملات کا مسنون طریقہ

رسول اللہ ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو مصافحہ کریں اور مکمل سلام کریں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

اور جواب میں

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

کہنا اور چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھنے والے کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کرے۔ اور بڑوں کو کھڑے ہو کر ملنا اور ملتے وقت ہاتھوں کو چومنا اور مسکرانا اور ایک دوسرے کا حال پوچھنا اور جب کوئی حال پوچھے تو جواب میں اللہ کی حمد بیان کرنا۔

---

[29] صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب ما یتعوذ من الجبن: 2822

اور جو شخص کسی کے ساتھ بھلائی کرے تو بھلائی کرنے والے کو یوں کہنا

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا[30]

ترجمہ: اللہ تعالی تم کو بہتر بدلہ دے۔

اور جب کسی شخص کو مسکراتے دیکھو تو یہ دعا پڑھنا:

أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ[31]

ترجمہ: اللہ تعالی ہمیشہ آپ کو ہنستا رکھے۔

اور جب کسی شخص کو مصیبت میں دیکھو تو یوں کہنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلاً[32]

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس سے تجھے دوچار کیا، اور مجھے فضیلت دی، اپنی بہت سی مخلوقات پر۔

اور بری خبر یا مصیبت آنے پر یوں کہنا:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا[33]

ترجمہ: ہم سب اللہ کا مال ہیں اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلہ میں اس سے اچھی عنایت فرما۔

---

[30] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في المتشبع بما لم يعطه: 2035

[31] صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده: 3284

[32] سنن ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما يقول إذا رأى مبتلى: 3431

[33] صحیح المسلم، کتاب الجنائز، باب ما يقال عند المصيبة: 918

جب چھینک آئے تو آواز کو پست رکھنا اور منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپنا اور اس پر یوں کہنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

ترجمہ: ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔

اور چھینک سننے والے کا چھینک کے جواب میں یوں کہنا:

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

ترجمہ: اللہ تجھ پر رحم کرے۔

تو دوبارہ اس کے جواب میں یوں کہنا:

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ [34]

ترجمہ: اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا معاملہ درست فرمائے۔

اگر جمائی آئے تو حتی الامکان روکنے کی کوشش کرنا اور اپنے ہاتھ کو منہ پر رکھ لینا۔ اور اگر ڈکار آئے تو آواز کو پست کرنا۔

آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دینا اور تحائف کو لیتے یا دیتے وقت دائیں ہاتھ کا استعمال کرنا۔

اگر کوئی شخص تکیہ، کوشبو یا دودھ دے تو انکار نہ کرنا۔

---

[34] سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، باب ما جاء فی تشمیت العاطس: 4868/5033

اگر رسول اللہ ﷺ کسی کو شادی کی مبارکباد دیتے تو یوں فرماتے:

بَارَكَ اللهُ لَكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ [35]

ترجمہ: اللہ تم کو برکت دے، اور اس برکت کو قائم و دائم رکھے، اور تم دونوں میں خیر پر اتفاق رکھے۔

اگر کوئی شخص حج یا عمرہ کیلئے جاتا تو آپ ﷺ اس کو یوں فرماتے:

أَيْ أُخَيَّ أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا [36]

ترجمہ: اے میرے بھائی! اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا، بھولنا نہیں۔

شام کی مسنون دعا

شام کے وقت رسول اللہ ﷺ سورت ملک اور یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ [37]

ترجمہ: اے اللہ! ہم تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیرے ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

---

[35] سنن ابن ماجة، کتاب النکاح، باب تهنئة النکاح: 1905

[36] سنن ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، رقم: 3562

[37] سنن الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، ، باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، رقم: 3391

سونے اور رات کو اٹھنے کا سنت طریقہ

رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو پہلے بستر کو جھاڑتے اور باوضو ہو کر دائیں پہلو پر لیٹ کر اس طرح کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيا[38]

ترجمہ: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ، میں مرتا اور تیرے ہی نام سے جیتا ہوں۔

اور آپ پیٹ کے بل سونے کو ناپسند جانتے تھے۔

حضور ﷺ رات کے تیسرے پہر کو اٹھتے وضو کرتے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیات پڑھتے:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لأُولِي الأَلْبَابِ[39]

ترجمہ: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن و رات کے مختلف ہونے میں عقلندوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں۔

پھر آپ وتر پڑھتے اس کے بعد نماز تہجد پڑھتے اس طرح کہ کبھی اونچی آواز میں قرأت کرتے اور کبھی آہستہ آواز میں قرأت کرتے۔

---

[38] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب وضع الید الیمنی تحت الخد الأیمن، رقم: 6314

[39] صحیح بخاری، کتاب التفسیر رقم: 4569

یادداشت

خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد

کے زیر اہتمام مطبوعات

سلسلہ اربعینات

01 دن کا معمول بمطابق فرمان رسول ﷺ۔

02 الأربعین فی التوبۃ والاستغفار۔ اسلوب توبہ واستغفار۔ چالیس احادیث۔

03 الأربعین فی ختم النبوۃ بمحمد ﷺ۔ ختم نبوت ﷺ۔ چالیس احادیث۔

04 الأربعین فی صفۃ صلاۃ النبی ﷺ۔ نمازِ رسول ﷺ۔ چالیس احادیث۔

05 الاربعین فی اسلوبِ الادبِ لِلوالدین۔ والدین کے ساتھ طرزِ ادب۔ چالیس احادیث۔

06 الأربعین فی معرفۃ النفس وتزکیتھا۔ نفس کی پہچان اور تزکیہ۔ چالیس احادیث۔

07 الأربعین فی احکام الصلوۃ۔ نماز کی فرضیت واہمیت۔ چالیس احادیث۔

08 الأربعین فی الصوم۔ روزہ کے احکام اور مسائل۔ چالیس احادیث۔

09 الأربعین فی الإعتکاف۔ اعتکاف۔ چالیس احادیث۔

10 الأربعین فی احکام الصلوۃ بالجماعۃ۔ نماز باجماعت کے فضائل واحکام۔ چالیس احادیث۔

11 الأربعین فی الوجد والحال۔ کیفیاتِ وجد وحال۔ چالیس احادیث۔

12 الأربعین فی احتیاج المرشد الکامل لحصول الاخلاص فی الطاعۃ۔
چالیس احادیث: مرشد کامل۔ حقیقت بندگی کے حصول کا ذریعہ

13 الأربعین فی آفات اللسان وعلاجھا۔ چالیس احادیث۔ زبان کی آفات اور اس کا علاج۔

14 الاربعین فی الأحکام اللباس والحجاب۔ لباس اور پردے کے احکامات۔ چالیس احادیث۔

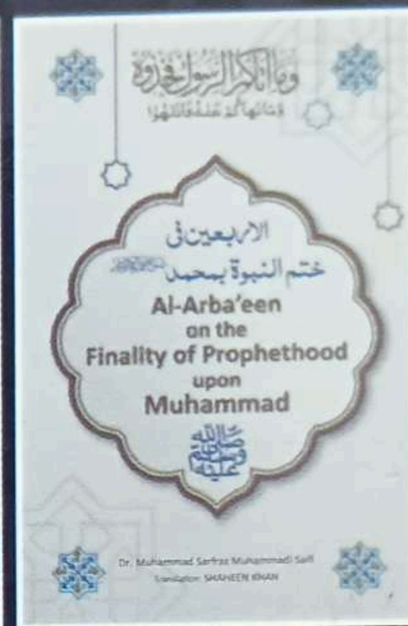
15 الأربعین فی فضل الذکر والتقرب إلی اللہ تعالی۔ ذکر الٰہی اور تقرب الی اللہ۔ چالیس احادیث۔

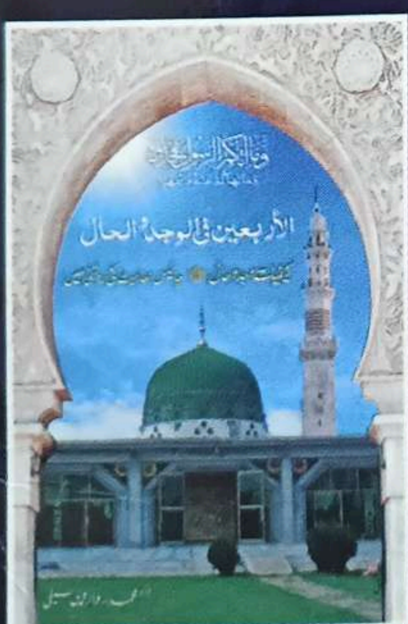
دیگر مطبوعات

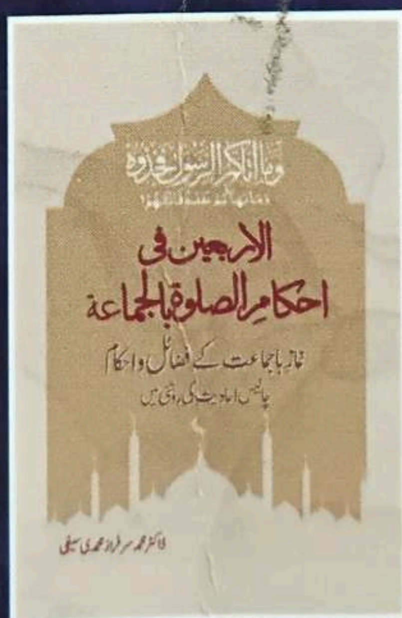
دیگر تصانیف

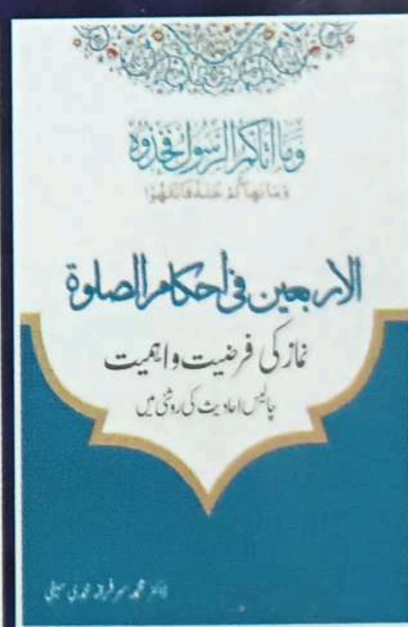












خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم۔ اسلام آباد